قصۂ ہارون رشید و ابو قاسم بصری
حمد و سپاس بجناب واہب بیقیاس کہ درین ایام سعادت انتساب نسخہ
ہارون رشید
از تصنیف منشی مہاراجہ لال صاحب وکیل عدالتہائے پنجا
دہلی مطبع احمدی میں احمد حسن خان کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

داستان خلیفہ ہارون رشید و ابو القاسم بصری

عہد سلطنت خلیفہ ہارون رشید مین اُسکا ایک وزیر تہا نہایت عاقل اور فاضل نام اُسکا
فضیل بن ربیع یہ وزیر ایسا منصف مزاج تہا کہ رعیت اُسکی سایہ حکومت مین بڑے
امن و آسائش سے رہتی تہی خلیفہ ہارون رشید کی یہ عادت تہی کہ ہر وقت سب کے روبرو
اپنی تعریف کیا کرتا تہا کہ دنیا مین کوئی مجھسا باہمت و سخی نہین ہے نہ کوئی ہوا ہے فضیل کو
یہ بات اُسکی پسندیدہ معلوم نہوتی ایک شب کا ذکر ہے کہ ہارون رشید اپنے ارکان دولت
کے ساتہ عیش و عشرت مین مشغول تہا جب شراب کا نشہ غالب ہوا حسب معمول اپنی تعریف
کرنے لگا فضیل بہی اُسوقت عالم نشہ مین تہا نہ رہ سکا اور خلیفہ سے کہا کہ اے شاہ باوقار
بزرگونکا قول ہے کہ اپنی تعریف آپ نہین کیا کرتے ہین آپ کی تعریف کرنے کیواسطے او
ہزارو[ن] آدمی موجود ہین آپ اپنی اِس عادت کو چہوڑ دیجیے ہارون رشید کو یہ بات ناگوار
...ا کہ مین کوئی بات جہوٹی اپنی نسبت نہین بیان کرتا ہون اگر مین غلط
...ح دنیا مین میری برابر سخی اور فیاض کون ہے فضیل نے کہا کہ اے
...ہو شہر بصرہ مین ایک نوجوان ابو القاسم بصری نامی ہے
...حاتم بے حقیقت ہے اور فیاضی اور شجاعت مین کوئی شاہان
...رون رشید کو یہ بات سُنکر غصہ آیا اور وزیر کیطرف مخاطب
...سُنا کہ بادشاہون کی مجلس مین مبالغہ سے بات نہین
...جُدا کرنیکا حکم دینے مین ایک لمحہ دیر نہین لگتی فضیل نے
...ہے مگر شاہان منصف مزاج سچی بات سے کبھی رنجیدہ

نہین ہوتے ہین اور بے خطا کسی پر جرم روا نہین رکہتے جو کچھ مینے آپ کی جناب
مین عرض کیا ہی یہ امر بالکل صحیح ہے آپ اسکی تحقیقات فرمائین اگر میرا امر دفعۃً غلط ثابت
ہو تو جو کچھ میرے حق مین عتاب فرمایا جاوے بجا اور درست ہے خلیفہ وزیر کے یہ بات
سُنکر نہایت آشفتہ ہوا اور باواز بلند کہا اے خیرہ عقل اور خود رائے آدمی یہ میری ہی
غلطی ہے کہ تجہکو اپنی مجلس مین راہ دی تجہکو معلوم نہین کہ میری مجلس مین ایسی بیہودہ
بات عرض کرنے کی کسیکو کیا مجال ہے وزیر نے کہا خداوند نعمت میری گذارش کو امتحان
فرما لینے مین کچھ ہرج نہین ہے اگر میری بات غلط ہو تو مین عرض کر چکا ہون کہ جو کچھ
سزا میرے واسطے تجویز فرمائی جاوے گی اُسکو بالکل بجا اور درست سمجھونگا خلیفہ نے
بنظر قہر وزیر کو دیکھکر ایک ملازم کو حکم دیا کہ اُسکو فوراً لیجا کر قیدخانہ مین رکھو اور قسم
کھائی کہ جو بات وزیر نے کہی ہے مین بذات خود اسکا امتحان کرونگا اگر ابوالقاسم
بصری ایسا شخص نہ نکلا جیسا اُسکو ابن فضیل نے بیان کیا ہے تو اسکو قتل کرکے بازار
مین ایکدرخت پر لٹکوا دونگا تاکہ اور شخصون کو عبرت ہو اور آیندہ بادشاہون کی
مجلس مین ایسی بیہودہ بات کے بیان کرنے سے باز رہین یہ کہکر خلیفہ غصہ مین بھرا ہوا
مجلس سے اُٹھکر محلسرا مین چلا گیا زبیدہ خاتون حرم ہارون رشید نے خلیفہ کو مشوش دیکھکر
پوچھا کہ اے فرمانروا ے زمان آج آپکی طبیعت مکدر کیون ہے خلیفہ نے زبیدہ سے
تمام گفتگو وزیر کی بیان کی اور کہا مین فضیل کو ایسا بیہودہ نہ سمجھتا تہا جیسا کہ وہ نکلا زبیدہ
نے سارا حال سُنکر کہا کہ خلیفہ فضیل ایک مرد عاقل اور جہاندیدہ ہے میرے قیاس مین
نہین آتا کہ اُس نے محض جہوٹی بات آپ کے روبرو گذارش کی ہو اگر آپ کے دلکو
اُسکی بات کا یقین نہین آتا تو حکم دیجئے کہ آپکے ارکان دولت اس بات کو تحقیق
کرکے آپکے دل سے شک کا غبار مٹادین خلیفہ نے زبیدہ سے کہا میرا ارادہ ہے
کہ مین خود عزم شہر بصرہ کا کرون اور ابوالقاسم کو بچشم خود دیکھون اور اُسکی آزمائش کرون

تاکہ پھر کسیطرحکا شک باقی نہین رہے اگر وزیر کا بیان غلط ثابت ہوا تو بصرہ سے واپس
آکر وزیر کی نسبت بلا تامل حکم پھانسی کا دونگا تاکہ اورونکو عبرت ہو اور اگر اُس کی
بات راست نکلی تو بعیوض سختی کے جو اُس کے حق مین میرے ہاتھہ سے ہوئی ہی بہت
کچھہ صلا دونگا خلیفہ نے تمام رات خیالات سفر مین بسر کی صبح ہوتے ہی مراسم نماز وظیفہ
سے فارغ ہوکر اور تبدیل لباس کر کے گھوڑے پر سوار ہوا اور خفیہ طور پر شہر بغداد کے
باہر نکلکر جانب بصرہ روانہ ہوا جب ہارون رشید شہر بصرہ مین پہونچا سوداگرون کا
لباس پہنکر کاروان سراے مین گیا اور مالک سرا سے کہا کہ ایک حجرہ علیحدہ میرے
قیام کے واسطے مرتب کردے اُس نے بموجب حکم کے تعمیل کی اور ہارون نے حجرہ
مین اوترکر کھانا تناول کیا اور بعد الفراغ طعام مالک سراے سے کہ ایک مسن آدمی
تھا پوچھا کہ اے بزرگ مین نے سُنا ہی کہ تمھارے شہر مین ایک شخص ابوالقاسم نامی
رہتا ہے کہ مردی وسخاوت مین باوجودیکہ نہایت خوردسال ہے اپنی نظیر نہین رکھتا
یہ بات راست ہے یا نہین پیرمرد نے کہا جناب حقیقت یہ ہے کہ ابوالقاسم کی سخاوت
ومروت کی توصیف زبان سے ادا نہین ہوسکتی جیسا لوگ اُسکو کہتے ہین اُس سے سو
درجہ زیادہ ہے ہارون رشید نے یہ بات زبانی پیرمرد کی سُنکر اپنے دل مین کہا کہ
کوئی ہزار تعریف کرے جب تک مین بذات خود امتحان نہ کرلون ہرگز میرے دل کو
تشفی نہین ہوتی پیرمرد سے پوچھا کہ اس نوجوان کا مکان کہان ہے اُس نے
مکان کا پتہ بتلایا مگر عرض کیا کہ آپ نووارد ہین اس شہر سے واقفیت نہین رکھتے
ہین آپ کے ہمرکاب چلتا ہون چنانچہ ہارون ہمراہی اُس پیرمرد کے ابوالقاسم
کے مکان کو روانہ ہوا جب وہان پہونچا دیکھا کہ بڑا عالیشان مکان بنا ہوا ہے
اور بہت سے کنیز وغلام دروازہ پر کھڑے ہوئے ہین ہارون نے ایک دربان سے
کہا کہ تم ابوالقاسم سے جاکر کہو کہ ایک غریب الوطن آدمی تم سے ملنے کو آیا ہے اُس

آدمی نے اندر جا کر ابو القاسم کو اطلاع کی وہ سنتے ہی فوراً دوڑا ہوا مکان سے باہر
آیا اور خلیفہ کو نہایت اعزاز و تکریم سے اندر مکان کے لیگیا اور ایک تخت پر کہ جو دالان
مین بچہا ہوا تہا بٹہایا ہارون رشید کی طبیعت مکان کو دیکہکر نہایت خوش ہوئی
کہ وہ بہت اچھی قطع کا بنا ہوا تہا اور عمدہ سامان سے آراستہ تہا ابو القاسم نے
اپنے نوکرون کو حکم دیا کہ فوراً شربت لاوین جب وہ لائے ابو القاسم نے اپنے ہاتہ
سے شربت طیار کر کے خلیفہ کو پلایا بعد ازان کہانا طیار ہو کر آیا ایسے ایسے عمدہ اور لطیف
قسم قسم کے کہانے تہے کہ ہارون اُنکو تناول کر کے نہایت محظوظ ہوا۔ جب کہانے
سے فارغ ہوئے ابو القاسم نے ہارون رشید کا موںہہ اور ہاتہہ دُہلوایا اور پہر اُسکو اپنے
ہمراہ باغ مین جو مکان سے ملا ہوا تہا لے گیا اور وہان پہونچکر مجلس رقص و سرود
کی شروع ہوئی عرصہ تک یہ جلسہ ہوتا رہا اور خلیفہ اُس سے کمال محظوظ ہوا اسی
اثنا مین ابو القاسم وہان سے اُٹھکر اپنے مکان مین گیا اور ایک درخت کہ جو نہایت
خوبصورت چاندی کا بنا ہوا تہا اور جس کے پتے اور شاخین سونیکی اور بجائے میوے
کے جواہرات اور موتی آویزان تہے اور درخت کے اوپر ایک طاؤس زرین بیٹہا
تہا لایا یہ طاؤس ایسی صنعت کا بنا ہوا تہا کہ اُسکی ناف مین مشک واذفر بہرا ہوا تہا
اور جسوقت ذرا اُسکو حرکت دیجاتی فوراً اُسکی منقار سے ایک فوارہ مثل ہزارہ چہوٹنا
شروع ہوتا اور مشک برسنے لگتا اس درخت کو ابو القاسم اُس تخت کے کنارہ پر لایا کہ جہان

ہارون رشید بیٹھا تہا اور حرکت دی بمجرد حرکت دینے کے طاؤس کی منقار سے
مُشک برسنا شروع ہوا ہارون کو یہ درخت طاوس نہایت پسند آیا ابوالقاسم
سے کہا کہ اے عزیز مینے کبھی تمام عالم مین ایسی عمدہ صنعت کی چیز نہین دیکھی ابوالقا
اس بات کے سُنتے ہی درخت طاوس کو کنارہ تخت سے اُٹھا کر باہر لیگیا ہارون کو
ابوالقاسم کی اس بات پر تعجب معلوم ہوا اپنے دل مین کہا کہ دیکھو جو کچھ لوگون نے
مجھہ سے اِس شخص کی سخاوت کی بابت کہا تہا محض دروغ تہا جو شخص ایک درخت
کو میرے دکھلانے سے بہی دریغ رکھے اسکو کسطرح سخی و با مروت کہنا درست ہے
خیر اب مجھکو یہ حال معلوم ہو گیا اجدا پہنچکر وزیر کو اُسکی یاوہ گوئی کی سخت سزا دونگا
خلیفہ اسی خیال مین تہا کہ ابوالقاسم پہر ایک دروازہ سے برآمد ہوا اور ایک غلام
نازک اندام کو کہ گلفام اُسکا نام تہا اور حسن اُسکا زاید از بیان ہاتہہ پکڑے ہوئے لایا
غلام کے ہاتہہ مین ایک جام عقیق شراب سے بہرا ہوا تہا جب خلیفہ کے روبرو آیا اُس
غلام نے بہ ادب خلیفہ کو سلام کیا اور جام شراب اُس کے سامنے پیش کیا خلیفہ کو
اِس غلام کی صورت ایسی پسند آئی اور اُسکا انداز دلکو ایسا بہایا کہ درخت طاؤس
کو بالکل بہول گیا بہ خوشی تمام غلام کے ہاتہ سے جام شراب لیکر بے تکلف نوش کر گیا
غلام نے جام شراب خلیفہ کے ہاتہ سے لیکر ایکطرف رکھدیا اور خود بہ ادب تمام قرینہ
سے کہڑا ہو گیا اور ایک لمحہ کے بعد پہر جام کو زمین سے اٹھا کر خلیفہ کے روبرو پیش کیا
خلیفہ نے اُس جام مین شراب بہری ہوئی پائی اسکو بہی خلیفہ نے نوش کیا اور
پہر جام کو غلام کے ہاتہ مین واپس دیا جام پہر شراب سے لبریز ہو گیا خلیفہ اِس
ماجرے کو دیکھکر نہایت متحیر ہوا ابوالقاسم نے خلیفہ کی حیرت دیکھکر دست بستہ عرض
کیا کہ اے شفیق مہمان بڑے استادون اور صناعون نے اپنی ساری عقل اس
جام کی ساخت مین صرف کی ہے اور ایسی نادر ترکیب اِس مین رکھی ہے کہ چاہو جسقدر

اِس جام سے مے نوش کیجئے فوراً اُسی وقت پہر جام شراب سے بہر جائیگا کبہی
خالی نہ پائیگا خلیفہ نے اُنگلی دانتون مین دبکر بحیرت تمام کہا کہ مین نے اپنی
تمام عمر مین کبہی ایسا حسین اور وضعدار انسان نہین دیکہا جیسا کہ یہ غلام گلفام
ہے نہ کبہی ایسی نادر چیز مشاہدہ کی جیسا کہ یہ جام ہے بلکہ ایسی نادر چیز کا حال کبہی
کبہی نہین سُنا ابوالقاسم نے جو یہ کلمات خلیفہ کی زبان سے سُنے فوراً غلام کا ہاتہ
پکڑ کر اُسکو معہ جام مکان سے باہر لیگیا ہارون کو ابوالقاسم کی اِس حرکت سے نہایت
رنج ہوا اور دل مین کہا کہ یہ شخص ضرور دیوانہ ہے کہ بلا میری درخواست کے یہ چیزین
میرے سامنے لایا اور پہر بلا دریافت اُن کو صرف میری زبان سے ہی تعریف
سُنکر لیگیا خلیفہ اسی فکر مین تہا کہ جوان بصری پہر آموجود ہوا اور ایک کنیز اپنے
ہمراہ لایا جسکا جمال ایسا منور تہا کہ نگاہ اُسپر نہ ٹہرتی تہی اور وہ نہایت عمدہ اور
بیش قیمت لباس پہنے ہوئے تہی خلیفہ کی جوہین نگاہ اُسپر پڑی ہزار جان اُسپر
عاشق اور فریفتہ ہو گیا کنیز ہارون کے تخت کے سامنے آئی اور باادب سلام کر کے
بیٹہہ گئی اور بربط ہاتہ مین لیکر گانا شروع کیا ہارون رشید اُس کی صورت خوشنما
دیکہ کر اور اُس کا گانا سُنکر اُسپر محو ہو گیا جوان بصری کی طرف مخاطب ہو کر
بولا کہ اے جوان مین نے کبہی ایسی حسین اور پاکیزہ رو عورت آجتک نہین دیکہی
جوان بصری یہ بات سنتے ہی کنیز کا ہاتہ پکڑ کر اُسکو مکان سے باہر لیگیا ہارون کی
آنکہون مین جہان تاریک ہو گیا اپنے دل مین کہا کہ مین بغداد پہنچکر فضیل کو
ایسی عقوبت سے قتل کرون گا کہ جانورون کو ہی اُس کی حالت پر رونا آوے
کہ اُس نے ایسے خبیث آدمی کو فیاض زبان میرے روبرو بیان کیا دیکہو ایسی
صنم دلربا کو ایک لمحہ میرے سامنے اُس نے نہ چہوڑا اسی اثنا مین ابوالقاسم آپہونچا
اور خلیفہ کو بندر کے غلبہ مین دیکہکر ایک تخت نہایت عمدہ آرام دار اُسکے واسطے

بچھوایا اور پارچہ شب خوابی کے منگواکر اسکو پہنائی دوسرے روز صبح ہی قبل ازان
کہ خلیفہ بیدار ہوا ابو القاسم آموجود ہوا اور خلیفہ کو جسوقت وہ خواب راحت
سے اٹھا حمام مین لیگیا اور پوشاک شاہانہ پہنائی اور حمام سے اسکو مجلس گاہ
مین لاکر کہانا کہلایا اور بعد الفراغ طعام پہر طیاری نوح ورنگ کی شروع ہوئی مگر
خلیفہ کے دل مین درخت طاوس کی ہوس اور غلام اور کنیز کی صورت ایسی جمی ہوئی
تہی کہ اسکی طبیعت کسی اور جانب مائل ہوتی تہی جوان بصری نے خلیفہ سے دریافت
کیا کہ حضرت آپ شہر مین کس جگہ مقیم ہین ہارون نے جواب دیا کہ فلان سرائے
مین ٹہیرا ہوا ہون جوان بصری نے کہا مین چاہتا ہون کہ تین روز تک آپ
یہین غریب خانہ پر رونق افروز رہین خلیفہ نے اس بات کو منظور کیا جوان بصری
نے تین روز تک ایسی تکلف سے تواضع اور مدارات خلیفہ کی کی اور ایسی عجز وادب
سے اس کے ساتہہ پیش آیا کہ خلیفہ اپنے دل مین اسکے حسن اخلاق اور مہمان نوازی
کا کمال ممنون اور مشکور ہوا روز چہارم اس سے کہا کہ اے مہربان تمکو میرے سبب
سے بہت تکلیف اٹہانی پڑی اب مجکو اجازت دو کہ رخصت ہون جوان بصری نے
کہا کہ مجھہ سے تو کچھہ بہی آپ کی خدمت نہین ہوسکی یہ سراسر آپ کی عنایت اور نوازش
ہے کہ آپ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتے ہین مین تو حقیقت مین کمال شرمندہ ہون
کہ جیسی خدمت اور تواضع آپ کی چاہیے ہتی مجھہ سے بن نہ آئی اور چاہتا ہون کہ
جو کچھہ قصور مجھسے آپ کی خدمت گذاری مین ہوا ہو اسکو معاف فرماوین ہارون
نے اسکی بہت تعریف کی اور رخصت ہوا جوان بصری دروازہ مکان تک پابرہنہ ہارون
کو پہونچانے آیا اور رخصت ہونے کے وقت آبدیدہ ہوکر پہر گذارش کیا کہ مجھہ
سے آپ کی مہمانداری اور خدمت گذاری جیسا کہ چاہیے تہی نہین ہوسکتی ہے آپ
بنظر کرم معاف فرمائیگا ہارون رخصت ہوکر دروازہ سرائے پر پہونچا دیکہا کہ بہت سے

کنیز و غلام اور صندوق و خیمہ وغیرہ اشیاء وہان موجود ہین پہر اپنے حجرہ مین
گیا تو دیکہا کہ درخت طاؤس وہان رکہا ہوا ہے اور غلام معہ جام کے اور کنیز
مطربہ بیٹہے ہوئے ہین کنیز و غلام نے جو ہارون رشید کو آتے دیکہا کہڑے ہوکر
بہ ادب سلام کیا کنیز کے ہاتہہ مین ایک رقعہ تہا وہ اُس نے ہارون کو دیا ہارون نے

اُسکو کہولکر پڑہا اُس مین لکہا تہا کہ اے جوان مجہکو نہ تمہارا نام معلوم ہے نہ وطن
اگر خدمت گذاری مین مجہہ سے کچہہ قصور رہا ہو تو اُسکو معاف کرنا اور یہ مجہکو معلوم
ہے کہ جسوقت مین درخت زرین اور غلام و جام و کنیز کو اپنے سامنے سے ہٹا لیگیا
آپ کو یہ خیال ہوا کہ مین نے براہ بخل یہ حرکت کی ہے مگر میری ہرگز ایسی نیت نہ تہی
اور میرا قاعدہ عام یہ ہے کہ میرے مہمان کو جو چیز پسند آتی ہے اُسکو پہر اپنے پاس
رکہنا حرام سمجہتا ہون اور مہمان کو نذر کردیتا ہون اب وہ تمام چیزین معہ دیگر چند
تحایف کے آپ کی خدمت مین بہیجتا ہون بنظر عنایت اون کو قبول فرمائے رقعہ کے
نیچے تفصیل اشیاء درج تہی ہارون نے دیکہکر نہایت تعجب کیا کہ ہزار ہا روپیہ کا مال
اُس مین لکہا ہوا تہا اور کہا کہ خدا افضل کو جزائے خیر دے کہ اُسکی بدولت ایسے

آدمی سے ملاقات میسر آئی کہ جسکا ثانی کوئی پردہ دنیا پر ہوگا افسوس کہ میرے
ہاتھہ سے اِس غریب وزیر پر بڑا ظلم ہوا ہے پس بعجلت تمام سب سامان کو درست
کر کے خلیفہ جانب بغداد روانہ ہوا اور وہان پہونچکر فوراً ایک آدمی بہیجا کہ فضیل
کو قیدخانہ سے لاوے جب وزیر حاضر ہوا خلیفہ کمال شفقت اور مہربانی کے ساتھہ
اُس سے بغلگیر ہوا اور بڑے اعزاز سے اُسکو اپنی برابر مسند پر بٹہایا اور کہا کہ مجھہ سے
تمہارے حق مین بڑی سختی ظہور مین آئی ہے چاہتا ہون کہ معاف کرو اور تمام حال
ملاقات ابوالقاسم کا بیان کیا اور تحایف جو اُس نے دئے تہے وزیر کو دکھلائے
اور کہا کہ فی الحقیقت مین ابوالقاسم سا آدمی کوئی دوسرا دنیا مین ہوگا مجھہ
سے اُس کی تعریف نہین ہوسکتی پہر وزیر کو درخت طاوس و غلام و کنیز دکہا کر کہا
کہ غلام معہ جام مین نے تمکو دیا اور کنیز اور درخت طاؤس خود رکہونگا اور تم بتلاؤ کہ
ابوالقاسم کے ساتہ اُسکی ایسی سخاوت اور مروت کے عوض مین کیا سلوک کرنا
چاہئے مین اس بات کو تمہاری رائے پر چھوڑتا ہون کہ تم خزانہ مین جاکر جو چیز عمدہ
اور بیش قیمت ہو اُسکے واسطے لیلو اور اُسکے نام فرمان حکومت بصرہ لکھکر فوراً
وہان کو روانہ ہوجاؤ اور ابوالقاسم کو میری طرف سے بہت بہت دعا کہنا اور کہنا کہ
مین اُسکو نہایت عزیز سمجہتا ہون وزیر نے اُسیوقت ایک خط حاکم بصرہ کے نام
لکہا کہ تم بفور پہنچنے اس خط کے حکومت شہر بصرہ کی ابوالقاسم کے سپرد کردو اور
اُسکو اپنا حاکم سمجھو مین بہی تہوڑے عرصہ مین تحایف خلیفہ نے واسطے ابوالقاسم
کے مرحمت فرمائے ہین لیکر آتا ہون اس حکم کی تعمیل مین ہرگز دیر نکرنا یہ خط لکھکر
قاصد کے ہاتہ روانہ کیا جب قاصد نے بصرہ مین پہونچکر والئے بصرہ کو وزیر کا خط
دیا اُس کے پڑہتے ہی والئے بصرہ کا رنگ فق ہوگیا اور حکومت کے ہاتہ سے
جانے کا نہایت رنج اور قلق ہوا حاکم بصرہ کا ایک وزیر تہا ابوالفتح نامی کہ نہایت ہی

خبیث اور بدطینت آدمی تھا ہر وقت آدمیون کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی کے فکر مین رہتا تھا چنانچہ بمقتضائے طبیعت خود اُسکو ابو القاسم کے ساتھ دلی عداوت تھی بارہا والی بصرہ سے اُسکی شکایت کرتا رہتا تھا کہ اِس شخص نے بہ بہانہ داد و دہش تمام خلایق کو اپنا مطیع کر رکھا ہے اور تمام اطراف مین اُسکی نیکنامی کی روز بروز شہرت بڑہتی جاتی ہے ایسا نہو کہ بسبب اُسکے اقتدار کے کسی روز آپکو اذیت پہونچے بہتر ہے کہ اسکو قتل کروا دیا جائے مگر والئے بصرہ یہ جواب دیتا تھا کہ ایسا کرنے مین بڑا اندیشہ ہے کیونکہ تمام شہر اُسکا مطیع اور اُسکے واسطے جان دینے کو طیار ہو جائے گا اور اس حالت مین ہمکو بڑی دقت پڑے گی جب فضیل کے خط کا حال وزیر کو معلوم ہوا اپنی دلمین خوش ہوا کہ یہ خوب موقع ہاتھ آیا اب مین والی بصرہ سے ابو القاسم کی نسبت جو کچھہ کہونگا وہ ضرور مان لیگا چنانچہ اُس کی خدمت مین حاضر ہو کر وزیر نے حال فضیل کے خط کا دریافت کیا اور کہا کہ دیکھئے مین آپکے حضور مین کئی مرتبہ گذارش کر چکا تھا کہ ابو القاسم کا زندہ رہنا ہرگز قرین مصلحت نہین ہے کسی روز آپ کے واسطے اِس مین نقصان پیدا ہو گا اب آپ فرمائیے کہ وہ میری گذارش صحیح تھی یا نہین خیر اب بھی اگر آپکا حکم ہو جاوے تو مین ابو القاسم کا کسی تدبیر سے کام تمام کرون اور تمام اُسکا مال کہ بیشمار ہے آپکی خدمت مین پہونچاؤن کہ اِس تدبیر سے ملک و حکومت بھی بدستور آپکے پاس رہے اور دولت بھی ہاتھ لگے والئی بصرہ اس بات کو سُنکر نہایت خوش ہوا اور وزیر سے کہا کہ مین اور سب بات کی تمکو بخوشی اجازت دیتا ہون مگر یہ بات میرا دل قبول نہین کرتا کہ ابو القاسم سا نیکبخت آدمی جان سے مارا جاوے اِسکے سوائے اور جو کچھہ کہ چاہو کرو وزیر نے کہا کہ مین تو اس ابو القاسم سے ایسا ناراض ہون کہ ہرگز اُسکا زندہ رہنا نہین چاہتا مگر بہر حال آپکا فرمان بر دار ہون جس طرح آپکا ارشاد ہو گا بجا لاؤنگا اِلّا یہ درخواست کرتا ہون کہ سوائے اُس کی

جان لینے کے اور جسقدر تکلیف اسکو دینا چاہون اُس مین کچھہ مزاحمت نہو والئے
بصرہ نے وزیر کی اس بات کو منظور کیا پس وزیر یہ اجازت والئے بصرہ سے لیکر
رخصت ہوا اور چند آدمی اپنے ہمراہ لیکر ابو القاسم کے مکان پر پہونچا ابو القاسم کو جو
خبر وزیر کے آنے کی پہونچی فوراً اسکے استقبال کو دوڑ آیا اور بڑے اعزاز واکرام کے
ساتھہ اُسکو اپنے مکان مین لیگیا اور نہایت تکلف سے اُس کی دعوت کی اُس کے
بعد جلسہ رقص وسرود ومی نوشی کا شروع ہوا پہر رات گئے تک یہ جلسہ ہوتا رہا ابو القاسم
وزیر کو اور وزیر ابو القاسم کو اپنے ہاتہ سے شراب پلاتے تہے جب ابو القاسم کو خوب
نشہ ہو گیا وزیر نے ایک جام شراب بہر کر اور اُس مین پوشیدہ طور پر ایک دوا جو
اپنے ساتہ لایا تھا ملا کر ابو القاسم کو دی ابو القاسم نے فوراً وہ پیالہ پی لیا مگر پیتے
ہی چکر کہا گر پڑا اور بیہوش ہو گیا اِس دوا کا یہ خواص تہا کہ جو کوئی اسکو پیتا فوراً
نبض بند ہو جاتی اور دم رُک جاتا تہا مگر جان قایم رہتی ہتی ابو القاسم جب گرا اور
بیہوش ہو گیا اور دم ظاہر انقطع ہو گیا وزیر تخت سے اوتر کر آہ وزاری کرنے لگا اور
ابو القاسم کے نوکرون نے بہی یہ حال دیکہکر رونا پیٹنا شروع کیا وزیر بظاہر روتا تہا مگر دل
مین اپنے فریب کی کامیابی پر کمال خوش اور نازان تہا اسی رات وزیر نے تمام زر نقد
وجواہرات وغیرہ ابو القاسم کا خزانہ شاہی مین بہجوا دیا اور صبح ہوتے ہی ایک بڑا
پر تکلف جنازہ ابو القاسم کے واسطے بنوا کر اُس کی نعش کو اُس مین رکہا شہر مین جسوقت
ابو القاسم کی وفات کا حال معلوم ہوا تمام امیر وغریب کو کمال تاسف اور رنج ہوا ہزارہا
آدمی ابو القاسم کے مکان پر تعزیت کو فراہم ہو گئے اور جسوقت جنازہ اسکا اٹھایا گیا
ہر شخص کمال رنج اور درد سے آہ وزاری کرتا تہا غرضکہ ابو القاسم کے جنازہ کو وزیر
ہمراہی اپنے گورستان مین لیگیا گورستان کے بیچ مین ایک گنبد بنا ہوا تہا وزیر نے
کہا کہ مین ابو القاسم کو ہرگز زمین مین دفن نہ کرنے دونگا مجھکو اُس کے ساتہ کمال الفت

تہی اور وہ ایسا نیک خصلت تہا کہ ہرگز زمین مین اسکو گاڑنا نچاہیئے پس گنبد مین
چار زنجیر گڈ ہوا کر ابوالقاسم کے تابوت کو اُن مین آویزان کرایا اور خود بڑی آہ و
فغان کے ساتہ پہر رات گئے تک گنبد مین بیٹہا ہوا روتا رہا جب رات بہت آگئی
اور تمام لوگ وہان سے رخصت ہوگئے وزیر نے دروازہ گورستان کا بند کر کے
تابوت کو زنجیر سے کہولا اور ابوالقاسم کے بدن پر گرم پانی جو تیار کروا رکھا تھا
ڈالا جب پانی کی گرمی کا بدن مین اثر ہوا ابوالقاسم کو ہوش آیا اور ہو چکا ہو کر
ادہر ادہر دیکہنے لگا وزیر نے اُس کو ایک درخت سے جو گنبد کے قریب تہا باندہ دیا
اور خود تازیانہ ہاتہ مین لیکر اُس کو مارنے کے واسطے تیار ہوا ابوالقاسم نے یہ حال
دیکہہ کر کہا کہ اے وزیر برائے خدا مجہہ کو بتلاؤ تو کہ مجہہ سے ایسا کیا قصور سرزد ہوا
ہے جس کی عیوض مجہکو ایسی سخت سزا دینے پر آمادہ ہو وزیر نے کہا بدذات تجہہ کو
ایسی عقوبت سے ہلاک کرون گا کہ فرشتون کو ہی تیرے حال پر رونا آوے
یہ کہکر کمال سنگدلی سے اُس نے ابوالقاسم کے تازیانے لگانے شروع کئے یہان
تک کہ ابوالقاسم کا تمام بدن مجروح ہوگیا اور بالکل بیہوش ہوگیا تب وزیر نے
پہر اُس کو تابوت مین رکہکر بدستور تابوت کو زنجیرون مین آویزان کردیا جب صبح
ہوئی وزیر والئے بصرہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام حال عرض کیا والئے بصرہ
نے کہا دیکھو اس بات کی نہایت ہوشیاری کرنی چاہیئے کہ کوئی آدمی اس راز
سے آگاہی نہ پاوے کیونکہ اگر خدانخواستہ کسی آدمی کو ذرا ہی اس بات کی خبر
لگ گئی تو پہر ہماری خیر نہین والئے بصرہ اور وزیر اسی گفتگو مین تہے کہ اُن کو فضیل
کے بصرہ مین وارد ہونے کی خبر پہونچی اُسیوقت یہ دونون معہ جملہ اراکین سلطنت
و رؤسائے شہر اُس کے استقبال کے واسطے روانہ ہوئے جب فضیل کے پاس پہونچے

فضیل نے دیکھا کہ والئے بصرہ اور اُس کے تمام ہمراہیان لباس ماتمی پہنے ہوئے
ہین متعجب ہوکر پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے والئے بصرہ اور اُس کے وزیر نے آبدیدہ
ہوکر کہا کہ ہم سب پر بڑا صدمہ ہوا ہے حال اُس کا یہ ہے کہ جسوقت آپکا حکم دربارہ
ابوالقاسم ہمارے پاس پہونچا ہم سب فوراً اُس کی خدمت مین حاضر ہوئے اور
اُس کو مژدہ اُس کی تقرری حکومت شہر بصرہ کا سُنایا ابوالقاسم یہ سُنکر کمال
خوش ہوا اگر بحسب عادت اپنے عیش و عشرت مین مشغول ہوگیا اور اِس خوشی کے
باعث کمال افراط سے مے نوشی کی یہان تک کہ سکتہ ہوکر گر پڑا اور جان نکل گئی
تمام شہر بصرہ اِس حادثہ سے ازبس غمگین و ملول ہے اور ہمارا تو وہ کمال ہی دوست
اور عزیز تھا اُس کی رحلت کرنے سے جو صدمہ کہ ہمارے دلون پر گذرا ہے بیان ہنین
ہوسکتا فضیل نے یہ حال سُنکر ایک آہ سرد بھری اور روتا ہوا والئے بصرہ اور دیگر تمام
آدمیون کے ہمراہ جانب گورستان روانہ ہوا ابوالفتح فضیل کو گنبد مین لیگیا اور
تابوت ابوالقاسم کا اُس کو دکھایا فضیل کو تابوت دیکھکر بڑی رقت آئی اور
تھوڑی دیر وہان ٹھہر کر پھر والپس اپنے خیمہ گاہ پر آیا اور والئے بصرہ سے کہا کہ مجھکو
کمال تمنا ابوالقاسم کی صورت دیکھنے کی تھی افسوس کہ یہ بات میسر نہ آئی اب میرا
یہان ٹھہرنا فضول ہے مین بغداد کو والپس جاتا ہون تم بدستور کاروبار سلطنت
انجام دو مین بغداد پہونچکر جو کچھہ حکم خلیفہ کا صادر ہوگا اُس سے تم کو اطلاع دونگا
والئے بصرہ نے بہت کچھہ تحایف فضیل کے نذر کئے اور اُس کو باعزاز و اکرام رخصت
کیا فضیل نے بغداد مین پہونچکر خلیفہ سے حال وفات ابوالقاسم کا بیان کیا خلیفہ
کو اسقدر رنج و الم اِس حال کے سُننے سے ہوا کہ تین روز تک مطلق نہ کھایا نہ آرام کیا
برابر آہ و زاری کرتا رہا چوتھے روز وزیر کو بلاکر اُس سے کہا کہ ابوالقاسم کے مرنے
کے واقعات ایسے ہین کہ جن سے مجھکو شبہہ پیدا ہوتا ہے اس کا اچھی طرح تفحص

کرنا چاہئے وزیر نے کہا بہتر ہے مین بموجب حکم کے اس بات کی تحقیق کرون گا۔
والئے بصرہ کو جو خبر ہارون رشید کی ماتم داری اور اس بات کے کہنے کی پہونچی کہ
ابو القاسم کی وفات کے حالات کے تحقیقات کرنی چاہئے وہ اپنے دِل مین نہایت
ڈرا اور ابو الفتح کو بُلا کر کہا کہ اِس کا کیا انتظام کرنا چاہئے اگر خلیفہ کو اصلیت اِس
معاملہ کی معلوم ہوگئی تو شک نہین کہ نہایت بیدردی سے ہمکو قتل کرائے گا وزیر
نے کہا کہ اِس بات کا علاج بہت سہل ہے اگر آپ اجازت دین مین کل صبح گورستان مین
جا کر ابو القاسم کا قضیہ پاک کرون والئے بصرہ نے کہا کہ میری عقل اب کچھ اس معاملہ
مین کام نہین دیتی تجھے اختیار ہے جو مناسب معلوم ہو عمل مین لا وزیر والئے بصرہ سے
یہ اجازت حاصل کر کے شادان و فرحان اپنے گھر آیا اور شب کو ابو القاسم کے قتل
کرنے کا ارادہ مصمم کر لیا۔ قضائے کار اُس شب کو ایک گروہ چورون کا راہزنی کے
واسطے گیا ہوا تھا اور بہت سا مال و اسباب ایک قافلہ سوداگرون کا اُن کے ہاتھ
آیا تھا رات کو رستہ بھول کر یہ گروہ دروازہ شہر بصرہ پر جو متصل گورستان تھا آ
پہونچا چورون کے سردار نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب رات کو ہمارے مقام کا رستہ
ملنا مشکل ہے اور ہم تھک بھی گئے ہین بہتر یہ ہے کہ اس گورستان مین جو سامنے
نظر آتا ہے تھوڑی دیر مقام کرین اور اپنا اپنا حصہ مال مسروقہ کا بانٹ کر اپنے منزل مقصود
کو روانہ ہون یہ کہکر سب چور اُس گورستان مین داخل ہوئے جب گورستان مین
پہنچے اُن کو گورستان کے درمیان گنبد نظر پڑا اور اُسکو دیکھکر سب نے کہا کہ آؤ
اِس گنبد مین چلین وہان بیٹھ کر بدلجمعی تمام مال تقسیم کرین گے چنانچہ گنبد مین داخل
ہوئے اور شمع روشن ہوئی ہی چورون کے سردار کی نگاہ تابوت ابو القاسم پر
پڑی متحیر ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے اپنے رفیقون سے پوچھا کہ کیا یہان یہی رسم ہے کہ
مردہ کو تابوت مین رکھکر زنجیر سے آویزان کر دیتے ہین۔ ایک شخص جو بصرہ کا رہنے والا

تها بولا کہ نہین سردار ایسا دستور نہین ہے یہ بات دو حال سے خالی نہین کہ یا تو یہ
شخص متوفی ایسا عزیز تها کہ اُس کے اقرباؤن نے اُس کو زمین مین دفن کرنا گوارا نہین
کیا اور یا کوئی ایسا ظالم تها کہ خاک نے اُس کو قبول نہین کیا چورون کے سردار نے
کہا میرا دل چاہتا ہے کہ اِس تابوت کو اوتار کر دیکہون کہ کس شخص کی نعش ہے چنانچہ
اُس سردار اور اُس کے رفیقون نے زنجیر سے تابوت کو کہولا اور زمین پر رکہکر ابوالقاسم
کے سر سے کپڑا اوٹہایا دیکہا کہ ایک نوجوان حسین آدمی ہے مگر تمام بدن اُسکا زخمی
ہو رہا ہے چورون کے سردار کو اُس کی حالت زار پر بکمال افسوس آیا اپنے رفیقون
سے کہا دیکہو کیسی سنگدل بیرحم آدمی نے اس نازک اندام جوان کو نہایت بیدردی
سے مارا ہے اس کو تابوت سے باہر نکال کر زمین پر لٹاؤ چورون نے اپنے سردار کے
حکم کی فوراً تعمیل کی جب ابوالقاسم کو زمین پر لٹایا زمین کی رگڑ اُس کے زخمون کو پہونچی
اسپر ابوالقاسم زخمون کے درد سے کراہا اور رو کر بآواز غمناک بولا کہ اے کمبخت بیرحم
سنگدل میری جوانی اور بیگناہی پر رحم کہا مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے کہ تو مجہکو
اسقدر اذیت پہونچاتا ہے اور خیر اگر میرا زندہ رہنا تجہکو خوش نہین آتا تو ایک دفعہ
میرا کام تمام کر مجہہ مین اِس عقوبت اور زحمت کی برداشت نہین ہے چورون کے
سردار نے یہ بات ابوالقاسم کی زبان سے سُنکر کہا کہ ایجوان عزیز اندیشہ نکر کہ
مین تیرا عقوبت پہونچانیوالا نہین ہون بلکہ تجہکو اس حالت زار سے آزاد کرنے
آیا ہون اب تو آنکہین کہول اور مجہسے حال اپنا بیان کر کہ یہ کیا ماجرا ہے اور تجہہ کو
کس کمبخت سنگدل نے یہان ایسے حال مین چہوڑا ہے ابوالقاسم نے اِس محبت
آمیز گفتگو کو سُنکر آنکہہ کہولی اور دیکہا کہ ایک گروہ آدمیون کا اس کے تابوت کے
گرد بیٹہا ہوا ہے یہ حال دیکہکر وہ اوٹہہ بیٹہا اور سب کو سلام کیا چورون کے سردار نے
کہا کہ ایجوان تو اپنا حال بیان کر کہ کون ہے اور اس مقام پہ جیتے جی تجہکو تابوت مین
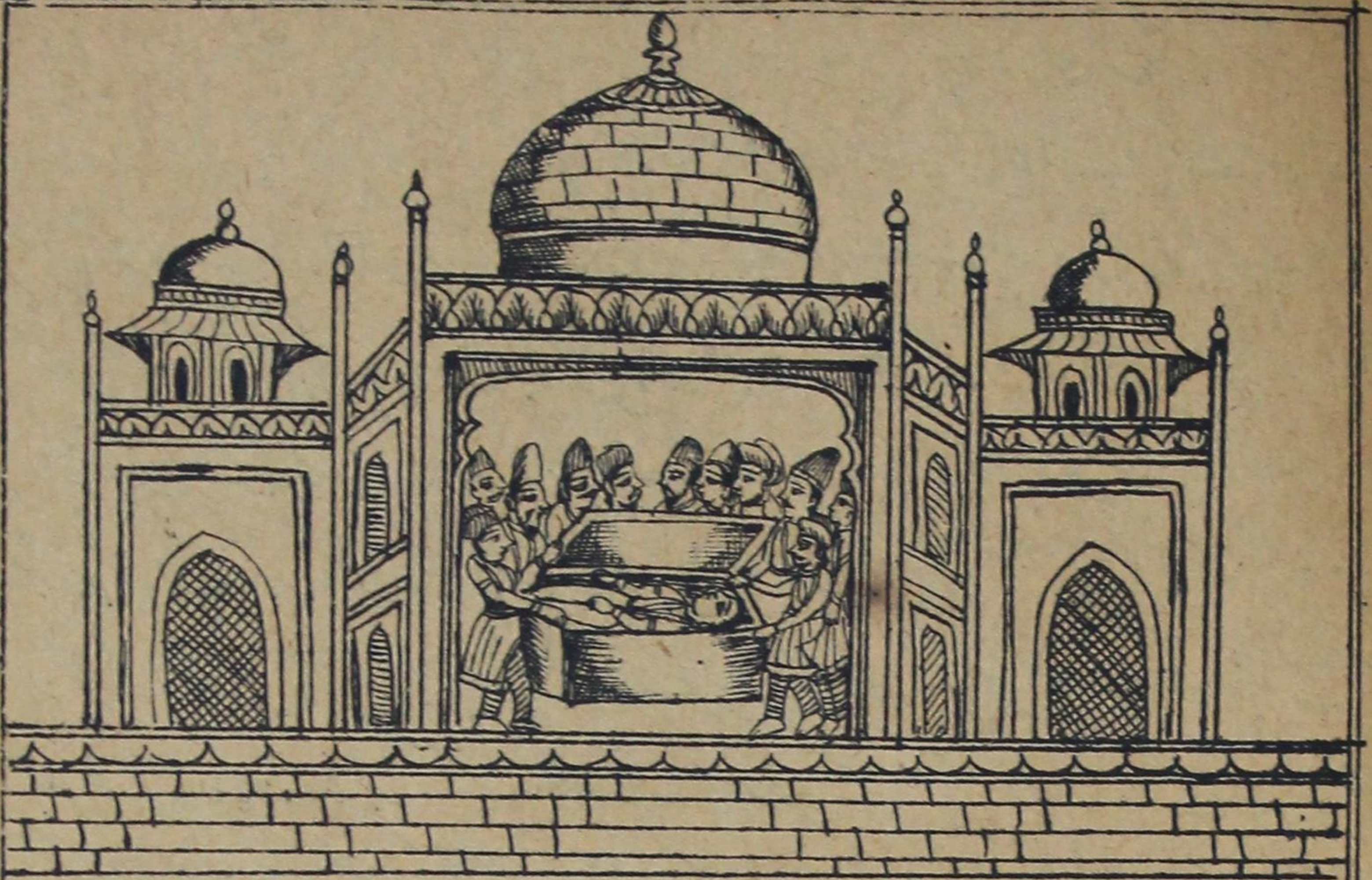
کس نے رکھا ہے بیخوف وخطر ہم سے اپنا سارا حال کہدے اور اگر تیری مرضی
یہ ہے کہ اول ہمارا حال معلوم کرے تو سن لے کہ ہم ایک فرقہ دزدان سے ہین ابہی
رات راہزنی کرکے اپنے مقام کو واپس جاتے تہے اندہیری کے سبب رستہ بہول گئے
اور اس گنبد مین چوری کا مال تقسیم کرنے کے ارادہ سے آئے ہین ہمارا یہ حال ہے
جو بیان کیا اب تو بہی اپنا سب حال راست راست ہمسے کہدے ابوالقاسم نے اصلی
حال ظاہر کرنا مناسب نہ جان کر کہا کہ مین ایک سوداگر کا غلام ہون میرے آقا نے
ناکردہ گناہ عالم غصہ مین ہوکر مارا اور اس حال سے ہمکو یہان چہوڑ دیا ہے
ابوالقاسم نے بدین خیال اپنے تئین غلام ظاہر کیا تہا کہ یہ چور اُسکو غلام سمجہکر فروخت
کرنے کی طمع سے اپنے ہمراہ لیچلین چنانچہ یہ خیال اُسکا درست نکلا چورون کے سردار نے
جب معلوم کیا کہ یہ شخص غلام ہے فوراً طمع اُسکو دامنگیر ہوئی کہ یہ بڑا خوبصورت غلام ہے
اسکی قیمت بہت ملیگی پس ایک چور کو حکم دیا کہ وہ ابوالقاسم کو اپنی پیٹہہ پر بٹہا کر لیچلے
اور خود تمام اسباب اپنا لیکر سب چور اپنے قیام گاہ کی جانب روانہ ہوئے اُن چورون
کے رہنے کا مقام ایک پہاڑ پر تہا جو بصرہ سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہان پہنچکے

چورون کے سردار نے ابوالقاسم کو ایک بڑے غار مین جہان پچاس آدمی کے رہنے
کی گنجایش تہی اُتار دیا اور تمام اسباب ضروری آسایش کا اُسکے واسطے مہیا کر دیا
اور چونکہ سب چور رات بہر کے جاگے ہوئے تہے سو رہے جب چورون نے گورستان سے
نکل کر اپنے قیام گاہ کی راہ لی ابوالفتح وزیر بصرہ اُسوقت بارادہ قتل ابوالقاسم ایک
خنجر لیکر جانب گورستان روانہ ہوا جب گورستان کے دروازہ پر پہنچا دیکھا کہ دروازہ
کُھلا ہوا ہے اِس بات سے اُس کے دل مین شبہہ پیدا ہوا دوڑ کر گنبد کے اندر گیا اور
دیکھا کہ تابوت خالی زمین پر رکہا ہوا ہے لیکن ابوالقاسم کا پتہ نہین ہے یہ حال دیکہہ کر
سخت گہبرایا اور دیوانہ وار بہاگا ہوا والئے بصرہ کے پاس پہونچا اور حال گُم ہو جانے
ابوالقاسم کا اُس کے روبرو بیان کیا والئے بصرہ کے یہ حال سُنکر ہوش جاتے رہے
اور نہایت ڈرا وزیر سے کہا کہ یہ بڑا غضب ہوا اب تدبیر اسکی کیا ہے وزیر نے کہا
دیر نہ کرنی چاہئے فوراً تلاش ابوالقاسم کی کرنی مناسب ہے ایسا ہو کہ وہ کسی طرح سے
خلیفہ ہارون رشید کے پاس پہنچے اور پہر میری اور آپ کی پوری شامت آوے پس
والئے بصرہ اور ابوالفتح وزیر معہ لشکر عظیم کے گورستان کے دروازہ سے پیرون کے
کھوج پر روانہ ہوئے اور اسی سُراغ سے انجام کار اُسی دامن کوہ مین پہنچے کہ جہان
چورون کے قیام گاہ تہے تمام چور اُسوقت تک خواب غفلت مین پڑے ہوئے تہے
انہون نے پہنچکر سب کو معہ ابوالقاسم کے گرفتار کر لیا اور وہان سے مراجعت کی والئے
بصرہ اور وزیر اپنی کامیابی پر نہایت شادان تہے جب شہر کے قریب پہنچے ابوالفتح نے
والئے بصرہ سے کہا کہ شہر کے اندر ابوالقاسم کو لیجانا مناسب نہین ہے سارا شہر اس کا
دوست اور خیر خواہ ہے مبادا کوئی فساد برپا ہو میرا گاؤن یہان سے قریب ہے
بہتر ہے کہ اُسکو وہان رکہا جاوے اور آپ اِن چورون کو لیکر شہر مین تشریف لیجائے
اور یہ مشہور کیجئے کہ ہم اِن چورون کو گرفتار کرنے کے واسطے گئے تہے مین ابوالقاسم کو

گاؤن مین لیجا کر بزودی تمام قتل کرتا ہون۔ چنانچہ والئے بصرہ وزیر سے جدا
ہو کر شہر مین آیا اور حکم دیا کہ چورون کو پہانسی دیجاوے ادہر وزیر اپنے گاؤن
مین آکر ایک مکان مین جو اپنی آسایش کے واسطے تیار کیا تہا فروکش ہوا اور ابوالقاسم
کو کہ نہایت پریشان اور خستہ حال تہا ایک چاہ مین کہ بے آب تہا ڈالدیا اور اپنے
دل مین ارادہ کیا کہ شب کو اسے قتل کرون گا۔ ابوالفتح کا ایک پسر تہا ہزار مرتبہ
اپنے باپ سے زیادہ بدخصال اور ظالم اسکو وزیر نے پاسبانی کے واسطے دہن چاہ
پر چہوڑ دیا۔ اس پسر نابکار نے بہت سے پتہر اپنے پاس جمع کر کے چاہ کے اندر ڈالنے
شروع کئے کہ جو ابوالقاسم کے جسم پر جا کر لگتے تہے اور ابوالقاسم اُن کے صدمہ سے
زار زار روتا تہا پسر وزیر اس بات سے نہایت خوش ہوتا تہا گویا اُس کے نزدیک
یہ ایک تماشہ تہا انجام کار ابوالقاسم نے پتہرون کے صدمہ سے اپنا جسم بچانے کی ارادہ
سے دیوانہ وار چارون طرف چاہ کے دوڑنا شروع کیا اتفاقاً چاہ مین پہرتے پہرتے
اُسکو ایک بڑا روزن نظر پڑا جسکو مٹی سے بند کر رکہا تہا جب تہوڑی رات گئی پسر
وزیر نشہ شراب مین چاہ کے کنارے سو رہا اور خود ابوالفتح کو بہی بسبب تکان سفر کے
نیند آگئی ابوالقاسم نے اپنے دل مین خیال کیا کہ جب پسر وزیر کا جاگے گا پہر پتہر مارنے
شروع کریگا اور اس روزن کی مٹی ہٹاؤ شاید کہ اس مین گنجایش میرے لایق جگہ
کی نکل آوے تو اُس مین چہپ رہون یہ سوچکر مٹی کو ہاتہون سے کہودنا شروع کیا
ایکبارگی بڑے زور سے آمد پانی کی اُس رستہ سے شروع ہوئی اور ایک گہنٹہ بہر مین
اسقدر پانی اُس چاہ مین آبہرا کہ ابوالقاسم دہن چاہ پر آگیا پس جست کر کے اپنے تئین
چاہ سے باہر نکالا دیکہا کہ پسر وزیر خواب غفلت مین پڑا ہوا ہے ابوالقاسم نے اُس کو
پکڑ کر کہا کہ حرامزادے مین نے تیرے ساتہ کیا برائی کی ہتی کہ تو نے اس قدر اذیت
مجہکو پہونچائی یہ کہکر اُس کا گلا اس زور سے گہوٹا کہ اُس کا دم نکل گیا پس اُس کی

نعش کو چاہ مین ڈالکر ابوالقاسم بعجلت تمام اُس مکان سے باہر نکلا اور جانب صحرا روانہ
ہوا مارے خوف کے رستہ مین کہین ذرا دم نہ لیا آخر کار جب چلتے چلتے بالکل تھک گیا
ایک بڑے درخت کے سایہ مین جسکے برابر چشمہ آب روان تھا سو رہا تھوڑی دیر کے بعد
آدمیون کی بول چال کی آواز اُس کے کان مین پڑی چونک اُٹھا دیکھا کہ قریب سو سوا سو
آدمیون کے جن مین بعض سوار تھے اور بعض پیادہ اُس کے پاس چپ و راست کھڑے
ہین واضح ہو کہ یہ قافلہ سوداگرون کا تھا اُن مین جو سردار قافلہ تھا اُس کی جو نگاہ
جمال ابوالقاسم پر پڑی دیکھکر حیران رہا پوچھا کہ اے جان پدر تو برہنہ کیون ہے اور
کہان سے اس مقام پر آیا ہے ابوالقاسم نے کہا کہ مین غلام ہون میرے آقا کو
چورون نے مار ڈالا اور مجھکو اس حالت مین یہان چھوڑ گئے اُس پیرمرد کو ابوالقاسم
کی طرز گفتگو ایسی پیاری اور اُسکی صورت ایسی بھلی معلوم ہوئی کہ اُس نے ارادہ کیا
کہ مین اسکو ہمیشہ اپنے پاس رکھونگا پس نوکرون کو حکم دیا کہ اُسکے واسطے پوشاک
عمدہ مہیا کرو اور پھر ایک گھوڑے پر ابوالقاسم کو سوار کراکر قافلہ روانہ ہوا قریب شام
قافلہ ایک ایسے مقام پر فضا مین پہونچا جہان ہر جانب چشمہ ہائے آب روان تھے اور
جنگل سب طرف نہایت سرسبز و شاداب نظر آتا تھا تھوڑے فاصلہ پر ایک باغ نظر پڑا
کہ جسکی خوبی و آراستگی کی تعریف نہین ہو سکتی اور باغ کے بیچ مین ایک قصر عالیشان
بنا ہوا تھا سوداگر کا قافلہ باغ کی جانب چلا اور زیر دیوار باغ قیام کیا اور ہر شخص
اپنے کام مین مشغول ہوا۔ یہ باغ امیر بصرہ نے اپنی دختر کیواسطے جسکا مہرانگیز بانو
نام اور جسکا حسن و جمال شہرۂ آفاق تھا بنایا تھا اور وہ دختر بھی پیکر اسی باغ مین
قیام پذیر رہتی تھی وقت شام جو واسطے ہواخوری کے دختر گئے قصر بام پر چڑھی سوداگرون
کے قافلہ پر اُسکی نگاہ پڑی اپنے ملازمون سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین اور کہان سے
آئے ہین ملازمون نے عرض کیا کہ قافلہ سوداگرون کا ہے دختر نے کہا کہ جاؤ اور جو

چیزین اِن کے پاس ہمارے خریدنے کے لایق ہون لے آؤ چنانچہ ایک غلام سردار
کاروان کے پاس آیا اور دختر کے حکم سے اُسکو مُطلع کیا سردار کاروان نے عمدہ
عمدہ قسم کا پارچہ اور دیگر اشیاء نفیسہ ایک بقچہ مین باندہ کر ابوالقاسم کو کہا کہ تم
لیجاؤ ابوالقاسم اشیاء لیکر غلام کے ساتہ دختر کی خدمت مین حاضر ہوا دیکہا کہ باغ کی
ایک روش پر کہ جس کے دونو طرف طرح طرح کے پہولون کے درخت تہے اور ایک
تخت جواہر نگار رکہا ہوا ہے اور اُسپر ایک نازنین مہ جبین کہ جس کے حُسن کی چمک پر
نگاہ نہ ٹہیرتی ہتی بیٹہی ہوئی ہتی ابوالقاسم اُس کے حُسن کو دیکہکر حیران رہا اُدہر
اُس پری پیکر کی جو نگاہ ابوالقاسم پہ پڑی ہزار جان اُسپر عاشق اور فریفتہ ہوگئی
پوچہا کہ اے جوان تو کون ہے اور اِس قافلہ کے ساتہ کسطرح ہے ابوالقاسم نے عرض
کی کہ مین ایک سوداگر کا غلام تہا اور اُس کے قافلہ کے ساتہ آتا تہا رستہ مین چورون
نے گہیر لیا میرے آقا اور اُس کے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا اور تمام مال و اسباب لوٹ
کر لیگئے مین بہزار دقت اپنی جان بچا کر ایک مقام پر درخت کے سایہ مین ٹہیر گیا
یہ قافلہ سوداگرون کا اُس جانب سے گذرا اور سردار قافلہ نے مجہہ پر رحم کہا کر
مجہکو اپنے ساتہ لیلیا تقدیر نے میری ایسی مدد کری کہ آپ کے حضور مین آپہونچا
دختر امیر بصرہ نے یہ حال سُنکر غلام کو حکم دیا کہ تو سردار کاروان کے پاس جاکر قیمت
اسباب کی جو مینے خرید کیا ہے دے آ اور باقی اسباب اُسکا واپس کر دے اور اِس
نوجوان کو یہین چہوڑ جا غلام نے قیمت اسباب کی جو دختر نے خرید کیا تہا اور باقیماندہ
اسباب سردار کاروان کے حوالہ کیا اُس نے پوچہا میرا غلام کہان ہے غلام نے
کہا کہ تمہارے غلام کو رتبہ خواجگی کا پہونچگیا اُس کے واپس آنے کی توقع رکہو اپنی
راہ لو سردار قافلہ نے ابوالقاسم کے واپس آنے سے مایوس ہو کر اپنے ہمراہیون کو
کوچ کا حکم دیا اور روانہ ہوئے ابوالقاسم اور دختر والئے بصرہ باہم عیش و عشرت مین

مشغول ہوئے اِس سامان خورمی کو دیکھکر ابو القاسم تمام تکلیفین اور رنج بھول گیا بےتکلف
دختر والئے بصرہ کے ساتھہ بیٹھکر مے نوشی شروع کی تھوڑے ہی عرصہ مین حجاب رفع ہوکر باہم شیر و
شکر ہو گئے اور تمام شب عیش مین گذرانی ادہر ابو الفتح کا حال سُنئے کہ پچھلے پہر جب اُسکی آنکھہ کھلی
گھبراکر اُٹھا اور خنجر ہاتہ مین لیکر بارادہ قتل ابو القاسم وہان چاہ پر پہونچا دیکھا کہ پانی لب چاہ تک
بھرا ہوا ہے اور ایک نعش اُسمین تیر رہی ہے جب وزیر نے نعش کو اپنی جانب کھینچا دیکھا کہ
اُسکے پسر مردہ کی نعش ہے اور ابو القاسم کا کہین پتہ و نشان نہین ہے یہ حال دیکھکر
سخت گھبرایا اور اپنے پسر کو مردہ دیکھکر اپنا سر پیٹ لیا اور پہر روتا ہوا والئے بصرہ کے پاس
پہونچا اور تمام حال بیان کیا والئے بصرہ کے یہ حال سُنکر ہوش اُڑ گئے وزیر سے کہا کہ دیکھو
کس مشقت سے ایکمرتبہ ابو القاسم ہاتہ آیا تہا اب خدا جانے کہان چلا گیا ہو گا اور کیونکر
ہاتہ آئے گا بہرحال اپنی طرف سے ایک لمحہ دیر نکرنی چاہئے فوراً تلاش کرنا شروع کرو چنانچہ
یہ کہکر امیر بصرہ اور اُسکا وزیر بارو گرمعہ لشکر کے ابو القاسم کی جستجو مین روانہ ہوئے دو روز و
شب برابر جنگل مین ابو القاسم کی تلاش کرتے رہے کہین ابو القاسم کا پتہ نہین لگا روز
سیوم نہایت تھک کر اور لاچار ہوکر ارادہ مراجعت کا کیا مگر تکان کے سبب طاقت رفتار
باقی نرہی تہی والئے بصرہ نے وزیر سے کہا کہ مہرانگیز بانو کا باغ یہان سے صرف دو کوس
کے فاصلہ پر ہے مناسب ہے کہ وہان چلکر ایکروز آرام لین کل شہر کو واپس چلے آئینگے
چنانچہ جانب باغ روانہ ہوئے دختر والئے بصرہ کو جو خبر اپنے باپ کے آنے کی معلوم ہوئی
ابو القاسم کو ایک حجرہ مین پوشیدہ بٹھاکر اپنے باپ کی خدمت مین حاضر ہوئے۔
پہر رات گئے تک باپ کی خدمت مین حاضر رہے مگر ابو القاسم کی جُدائی اُسکو ایک لمحہ
بہی خوش نہ آتی تہی جب والئے بصرہ اور وزیر اپنی مصلحت مین مشغول ہوئے دختر
وہان سے رخصت ہوکر اُس حجرہ کی جانب آئے کہ جہان ابو القاسم کو پوشیدہ رکہا
تہا اور دایہ کو بُلاکر کہا کہ تو در حجرہ پر پاسبانی کر مجھہ مین تاب مفارقت ابو القاسم نہین ہے

اُسکے پاس جاتی ہون ہوشیار ہو کوئی اندر نہ آنے پاوے یہ کہکر حجرہ کے اندر گئے
اور ابوالقاسم کو گلے لگاکر سو رہے - اتفاق ایسا ہوا کہ تہوڑی دیر مین دایہ کی بہی
آنکہہ لگ گئی اور والئے بصرہ نے اپنے دل مین کہا کہ مین تین روز سے رنج والم اٹہارہا
ہون تہوڑی دیر اپنی دختر کے پاس چل کر اُس سے باتین کرون تاکہ طبیعت بہلے
یہ سوچکر جانب حجرہ جہان دختر اور ابوالقاسم سوتے تہے پہونچا در حجرہ پر دایہ کو سوتے
پایا جب اندر گیا دیکہا کہ تخت پر دختر ہمراہ ایک مرد اجنبی کے ہم آغوش پڑی سوتی
ہے والئی بصرہ کو یہ حال دیکہکر سخت غصہ آیا اور دیوانہ وار دوڑ کر دختر اور ابوالقاسم
کے بال پکڑ کر دونو کو تخت سے نیچے ڈالدیا اور ابوالقاسم کو پہچان کر اسکو اور بہی زیادہ
غصہ آیا - کہا کہ دیکہو مین اِس حرامزادہ کی تلاش مین سرگردان پہر رہا ہون اور یہ
میرے ہی گہر مین بیٹہا میری چہاتی پر مونگ دل رہا ہے یہ کہکر دختر اور ابوالقاسم
اور دایہ کے ہاتہ رسّون سے مضبوط باندہ کر حجرہ مین ڈالدیا اور حجرہ کا دروازہ باہر سے
بند کرکے اور یہ کہکر باہر آیا کہ مین اِس حال سے وزیر کو آگاہ کرتا ہون اور وزیر کو
اِس ماجرے کی خبر کی وزیر نے کہا کہ خیر جو کچہہ ہونا تہا وہ ہوا مگر ہزار شکر کہ انجام کار
ابوالقاسم گرفتار ہو گیا والئے بصرہ اور وزیر اسی گفتگو مین تہے کہ دختر والئے بصرہ نے
ابوالقاسم سے کہا کہ جانِ من تم جسطرح ممکن ہو اپنی تئین اِس بند سے رہا کرکے
جان اپنی بچاؤ ابوالقاسم نے کہا کہ اول تو بند سے خلاص ہونا دشوار ہے دوسرے
مین تمکو اِس حال مین چہوڑ کر ہرگز نجاؤنگا - دختر نے بہت سا مبالغہ کیا اور ابوالقاسم
کے پاس پہنچکر اپنی دانتون سے اُسکے ہاتہون کے بند کاٹ دئے اور کہا کہ سامنے جو
دریچہ ہے تم اِس دریچہ سے نیچے کود پڑو اور اپنی جان سلامت لیجاؤ ہر چند ابوالقاسم نے
عذر کیا دختر نہ مانی لاچار باچشم گریان ابوالقاسم نے دریچہ سے اپنے تئین نیچے گرایا
اگرچہ دریچہ سطح زمین سے بہت بلند تہا اور وہان سے نیچے کودنے مین کچہہ شک نہین

کہ ابوالقاسم کے ضرب شدید آئی مگر اتفاق تقدیر سے دریچہ کے برابر ایک درخت تھا
ابوالقاسم کو کودتے وقت ایک شاخ درخت کی ہاتھہ آگئی اور اس سبب سے بہ آسانی زمین
پر پہنچگیا اور وہان سے دوڑ کر اور دیوار باغ کو پہلانگ کر جانب صحرا روانہ ہوا اور
تعاقب کے خوف سے رات بہر ذرا دم نہ لیا برابر بہاگا چلا گیا جب صبح ہوی مارے تکان اور
بہوک کے کہ اُس شب کو بسبب جانے بصرہ کے مطلق کچھہ کہانے کی نوبت نہ پہونچی تھی سخت درماندہ
اور ضعیف ہو گیا تہا سامنے ایک آبادی گاؤن کی نظر پڑی اُسطرف کو اِس خیال سے چلا
کہ اگر ممکن ہو کہین سے کہانا لیکر اپنا پیٹ بہرون جب گاؤن کے دروازہ پر پہنچا وہان ایک
دوکان تہی اور دوکان پر ایک مرد پیر باریش سفید بیٹہا ہوا تہا ابوالقاسم کو دیکھکر پیر مرد نے
پوچہا کہ ایجوان تو کہان سے آیا ابوالقاسم نے کہا اے بزرگوار مین ایک فقیر آدمی ہون اور
بہت مصیبت مین نے اٹھائی ہے پیر مرد کو اُسکی صورت دیکھنے اور باتین سُننے سے دریافت
ہوا کہ یہ ضرور آفت رسیدہ ہے رحم کہا کر اُسکو اپنے ہمراہ گہر لیگیا اور کہانا کہلایا۔ بعد ازان
پیر مرد نے پوچہا کہ تمہارا مکان ہے اور کسطرف کا عزم رکہتے ہو ابوالقاسم نے کہا میرا گہر بار
کچھہ نہین ہے نہ کسی خاص طرف کا عزم ہے پیر مرد نے کہا تم بالکل بے سر و سامان نظر
آتے ہو۔ اگر میری ملازمت قبول کرو تو مین تمکو اپنے پاس رکہون۔ ابوالقاسم نے کہا
مجہکو بدل منظور ہے مگر آپ کیا کام مجہہ سے لینگے پیر مرد نے کہا تمہارے متعلق یہ خدمات
ہونگی کہ اول علی الصباح اٹھہ کر دس مشک پانی کی چاہ سے لانی ہونگی اِسکے بعد تمام
مکان کو صاف کرنا پڑیگا پہر میری گائے بہینس اور بہیڑ بکریون کو جنگل مین چرائی
کے واسطے لیجانا اور شام کو جب واپس آو دو تین گٹھہ گہاس کے لیتے آو پہر جانورون
کو اُن کے مقام پر باندہ کر اور اُن کی خدمت کر کے باغ مین جاؤ اور وہان سے لکڑیان لاکر
کہانا پکاؤ اور جب مین کہانا کہا چکون میرے پاؤن دابو جبتک کہ مجہکو نیند آجاوے اسکے بعد
تمکو چھٹی ہے جو چاہو کرو ابوالقاسم نے کہا حضرت مین نوکر رہونگا یا کنچکہ ہونگا پیر مرد نے کہا

خیر تمکو اختیار ہے ابو القاسم نے پہر دلمین سوچا کہ صحرا نوردی کہانتک کرو گے اور کیونکر
والئے بصرہ اور اُسکے وزیر کے ہاتہ سے بچوگے بہتر یہ ہے کہ جو ٹہکانا ملا ہے اسکو نچھوڑو گو
مشقت بہت کچہہ ہے مگر یہان بالفعل حفظ وامن سے رہنا ہوگا آیندہ خدا مالک ہے غرض
ابو القاسم نے ملازمت پیر مرد کی قبول کی — ادہر امیر بصرہ وزیر کو اپنے ہمراہ لیکر حجرہ مین جہان
دختر اور ابو القاسم کو چہوڑ گیا تہا آیا دیکہا کہ ابو القاسم موجود نہین ہے نظر قہر سے دختر سے بولا
کہ اے نابکار وہ جوان تیرا یار کہان ہے اُس نے کہا وہ اس دریچہ کے راستہ سے کود گیا والئے
بصرہ یہ سُنکر معہ چار لشکر کے ابو القاسم کے تلاش کو نکلا رات بہر تمام لشکر نے جنگل چہان
ڈالا مگر ابو القاسم کا کہین پتہ نملا لاچار والئے بصرہ غمگین اور خشمناک باغ کو واپس پہرا اور قسم
کہائی کہ ہرگز اس دختر اور دایہ کو زندہ نچہوڑونگا باغ مین آتے ہی دختر اور دایہ کو بلوا کر
ایک سرہنگ کو حکم دیا کہ انکو قتل کر مگر چونکہ عورتونکا اپنے سامنے قتل کرانا روا نہین ہے
تو ان کو جنگل مین لیجا کر قتل کر ڈال سرہنگ بموجب حکم والئے بصرہ ان کو ایک جنگل
لق ودق مین لیگیا اور ارادہ قتل کا کیا — دختر کے پاس کچہہ زیور موجود تہا سرہنگ نے
سوچا کہ اول اسکو لیجئے اور بعد مین قتل کیجئے چنانچہ سرہنگ نے عورت کا زیور اُتارنا شروع
کیا جب سارا زیور اُتار چکا تو ایک انگشتری جو عورت مذکور کے انگلی مین پہنی ہوئی تہی نہ
اوتر سکی — اس نے لاچار ہوکر اُسکو دانتون سے اُتارنی چاہی قضائے کار اُس انگوٹہی کے
نگینہ کے نیچے ایک ٹکڑہ زہر قاتل کا رکہا ہوا تہا سرہنگ نے جو دانتون سے زور کیا تب
نگینہ انگشتری کا اوتر کر گر پڑا اور وہ پارہ زہر سرہنگ کے موبنہ مین آگیا اور فوراً اس زہر
قاتل کے اثر سے سرہنگ مذکور راہی ملک عدم کا ہوا دختر اور دایہ یہ حال دیکہکر شکر خدا
بجا لائے اور اُس مقام سے بلا جانے اس بات کے کہ ہم کہان جاتے ہین اور ہمارا انجام کیا ہوگا
روانہ ہوئے اتفاق سے تہوڑی دور چلکر اُسی گاؤن مین کہ جہان ابو القاسم پیر مرد کی
ملازمت مین تہا دروازہ دیہہ پر پہنچکر یہ بہی پیر مرد کی دوکان پر آئین پیر مرد نے

پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے تمہارا آنا ہوا ہے دایہ نے ہمت کر کے کہا کہ ہمارا
قصہ تو بہت طول ہے مگر تم سے مختصراً کہتے ہین کہ ہم چورون کے ہاتھ سے بچکر یہان
تک پہونچے ہمارے اور تمام مرد و زن کو چورون نے مار ڈالا ہمکو بہوک بہت معلوم
ہوتی ہے مہربانی کر کے کچھہ کہانا ہمکو دو اور ہمارے آرام کیواسطے مکان کی جگہ دو پیرمرد
اونکو خستہ حال دیکہکر اپنے مکان پر لیگیا اور ایک علیحدہ حجرہ مین انکو اتار کر کہا کہ تم تہوڑی
دیر یہان آرام لو میرا نوکر ابہی جنگل سے آتا ہوگا مین اسکے آتے ہی کہانا تیار کروا دونگا
دختر اور دایہ نے بموجب کہنے پیرمرد کے حجرہ مین آرام کیا جب ابوالقاسم جنگل سے گٹھہ گہاس کا
سر پر دہرے ہوئے آیا پیرمرد نے کہا کہ دو عورت مہمان آج میرے مکان مین آئے ہین
جلد انکے لئے کہانا تیار کر دو یہ کہکر پیرمرد اپنے دوکان پر چلا گیا ابوالقاسم واسطے
دریافت کہانے کے در حجرہ پر گیا اور دریافت کرنے لگا دایہ نے فوراً اسکو پہچان لیا
اور دختر کو خبر کی دختر یہ خبر فرحت اثر سنتے ہی ابوالقاسم کے پاس آئی اور گلی لگا کر
زار زار رونا شروع کیا ابوالقاسم کی آنکہہ سے بہی بے اختیار اشک روان ہوگئے دایہ نے
سمجہایا عزیزو یہ وقت کمال خوشی کا ہی شادمانی کرنی چاہئے پہر ابوالقاسم اور دختر
اپنی اپنی سرگذشت آپسمین بیان کی اور شکر الہی بجالائے اور کہانا کہایا بعد فارغ ہونے
کہانیکے دختر نے ابوالقاسم سے کہا کہ اب میرے باپ کی عملداری مین رہنا قرین مصلحت نہین
ہے مناسب ہے کہ اور ملک مین سکونت اختیار کرین ابوالقاسم نے کہا کہ مین نے بغداد کی تعریف
سنی ہے دل چاہتا ہی کہ اسکی سیر کرون دختر نے کہا کہ جہان مزاج چاہے چلئے آپکے ساتہ
ہون ابوالقاسم نے پیرمرد سے بغداد کا حال دریافت کیا اوس نے کہا کہ بغداد بہت ہی
قریب ہے ابوالقاسم نے پیرمرد سے رخصت حاصل کر کے دوسرے ہی روز بغداد کو کوچ کیا
اور چند روز مین وہان پہنچگئے ابوالقاسم نے دختر و دایہ کو ایک جانب بٹھا کر کہا کہ مین شہر مین
مزدوری کو جاتا ہون تاکہ ہم دونو کی اوقات بسر ہو دختر نے کہا کہ میرے پاس اسقدر زیور ہے

کہ تمام عمر کو کفایت ہو ابوالقاسم نے کہا کہ مین ہرگز عورت کا مال اپنے کام مین نہ لاؤنگا
مین اپنے قوت بازو سے گزارہ کرنا چاہتا ہون یہ کہکر رستہ ہاتھہ مین لیکر تلاش مزدوری کا
چلا بازار مین ایک گھاس کا گٹھا لگا ہوا تھا ایک شخص اُس بوجہ کی مزدوری چکا کر اُسکے
ہمراہ چلا جب خلیفہ ہارون رشید کے محل کے نیچے پہونچے وہان اُسوقت زبیدہ خاتون ایک
غرفہ مین بیٹھی ہوئی تماشہ بازار کا ملاحظہ کر رہی تھی اُسکے پاس ایک کنیز جو ابوالقاسم نے خلیفہ
کو نذر کی تھی کھڑی ہوئی تھی اُسنے جو ابوالقاسم کو پہچانا دیکھکر رونے لگی زبیدہ نے
رونے کا سبب پوچھا اُسنے کہا ایملکہ یہ مزدور میرا آقائے نامدار ابوالقاسم بصری ہے زبیدہ نے
کہا دیوانی ہے اُسکو موے ہوئے بہت دن ہوئے کہین مردہ بھی زندہ ہوا ہے کنیز نے کہا کہ مین
ابوالقاسم کی خدمت مین مدت تک رہی ہون یہ ضرور وہی ہے زبیدہ نے کہا اچھا اُسکو ہمارے
روبرو بلواؤ چنانچہ ایک خواجہ سرا سے اُسکو بلوایا اور زبیدہ نقاب افگندہ اُس سے دریافت کرنے
لگی ابوالقاسم نے کہا میرا قصہ بڑا طویل ہے کہانتک عرض کرون جب کنیز نے ابوالقاسم کی

آواز پہچانی کوئی شبہہ باقی نرہا دوڑ کر قدمون پر گری قضاءکار خلیفہ بھی محل مین آگیا اور
زبیدہ خاتون پر جو ایک مرد نامحرم کمینہ مزدور سے باتین کر رہی تھی آشفتہ ہوا اور کہا کہ
کیا بیہودہ حرکت ہے زبیدہ نے عرض کی کہ یہ وہی ابوالقاسم ہے جسکے فراق مین حضور بیقرار

رہتے تہے خلیفہ نے جو بغور ابو القاسم کے چہرہ کو دیکہا اُسکو پہچان لیا دوڑکر اپنے چہاتی سے لگایا اور کہا کہ اے عزیز اپنی سرگذشت بیان کر ہم تو عرصہ سے تجہکو اس جہان سے رخصت ہوا سمجہہ لئے تہے ابو القاسم نے قدمبوس ہوکر تمام سرگذشت اپنے بیان کی خلیفہ کو اُسکی تکلیف اور صعوبت کا حال سنکر انتہا رنج ہوا اور والئے بصرہ اور اُسکے وزیر پر نہایت طیش آیا اُسیوقت وزیر کو طلب کرکے حکم دیا کہ فوراً کسی شخص کو معہ لشکر جرار کے جانب بصرہ روانہ کیا جاوے تاکہ والئے بصرہ اور اُسکے وزیر کو بذلت وخواری تمام یہان گرفتار کرکے لائے اور چند آدمی معہ سواری بہیجکر دختر والئے بصرہ کو باعزاز اپنے محلین بلوا لیا پہر ابو القاسم کو اپنے ساتہ لیکر دربار مین آیا اور تمام حاضرین کو اُسکا حال سُناکر اُسکی مروت وہمت کی نہایت تعریف کی۔ بعد برخاست کرنے دربار کے ابو القاسم کو اپنے محلین لیگیا اور اُسکے ہمراہ کہانا تناول کیا۔ مِن بعد ایک مکان عالیشان اپنے محل کے برابر اُسکے رہنے کیواسطے دیا چند روز مین والئے بصرہ اور اُسکا وزیر لعین گرفتار ہوکر آئے خلیفہ نے اُنکی نسبت حکم دیا کہ بازار مین سولی گاڑہ کر ان کو پہانسی دیجاوے اور تمام شہر مین منادی کردی کہ جو شخص نیکون کے ساتہ بدی کریگا اُسکی یہی سزا ہے پہر قاضی کو طلب کرکے ابو القاسم کا نکاح دختر والئے بصرہ کے ساتہ منعقد کرا دیا اور چند روز ابو القاسم کو اپنا مہمان رکہکر اُسکی نہایت تواضع اور مدارات کی پہر اُسکو بہت کچہہ زرنقد اور تحائف دیگر حکومت شہر بصرہ کی عطا فرماکر رخصت کیا ابو القاسم بصرہ مین پہنچکر انصاف رسانی رعایا مین مصروف ہوا اور اپنے زندگی مین تمام رعایا کو اپنے انصاف اور اخلاق اور مروت اور ہمت سے ایسا خوش اور شکر گذار رکہا اور اُس عہد حکومت مین رعایا کو اسقدر آزادی اور آسودگی حاصل رہی کہ ابتک لوگ ابو القاسم کے نام کی بڑی عزت وتوقیر کرتے ہین ابو القاسم کے دختر والئے بصرہ سے کئے اولاد پیدا ہوئین اور ایک عرصہ تک حکومت شہر بصرہ کے اُس کے خاندان مین رہی۔ فقط

تمام شد